سوال

(171) سود کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید دس سال سے سودی لین دین کر رہا ہے۔ آج اللہ سے ڈر کر توبہ کرتا ہے۔ اور اپنے کل مال کی زکواۃ نکالتا ہے لوگوں ک ے زمہ باقی ماندہ سود کو چھوڑ دیتا ہے لیکن جو مال اس نے سود لیکر جمع کیا ہے اس میں اصل بھی ہے آیا یہ مال پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سود کا لینا دینا ہر صورت میں حرام ہے۔ توبہ کرنے سے لمعاف ہوجائے گا قبل از توبہ حالل و مخلوط از سود مال بعد توبہ کے پاک ہوجائے گا توبہ کرنے سے شرک و کفر تک معاف ہوجاتے ہیں انہیں گناکبائر میں سے سود بھی ہے وہ بھی معاف ہوجائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! التائلب من الذنب کمن لا ذنب لہ (ترجمہ) گناہوں سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا۔ مسئلہ مذکور میں قرآن اپنے ان الفاظ میں ناطق ہے۔

لّذین یأْکُلون لرِّبوٰا لایقُومونَ اِلاّکما یقوم لّذی یتخبّطُہ لشّیطٰنُ مِن لمَسّ ذٰلک بِاَنّھم قالُوا اِنّما لبیعُ مثلُ لرِّبوٰا واَحلَّ للّہُ لبیعَ وحرّمَ لرِّبوٰا فمن جآءَہُ موعِظَۃٌ مّن رّبّہِ فَ نتھیٰ فلہٗ ما سلفَ واَمرُہُ اِلَی للّہِ ومَن عادَ فأُو لٰئِکَ اَصحٰبُ لنّارِ ھُم فیھا خٰلِدُونَ ٢٧٥ (بقرۃ)

ترجمہ۔ جولوگ سود کھاتے ہیں۔ نہیں اٹھتے ہیں مگر جیسے وہ شخص جس کو شیطان نے اچک لیا ہو۔ (یعنی مجنون) یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے خرید فروخت اور سود کو ایک کیا۔ حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام جو اللہ کی طرف سے نصیحت آجانے کے بعد باز رہے تو وہ مال اسی کا ہے جو اس نے پہلے لیا اس کا امر خدا کے سپرد ہے لیکن جو باز نہ آئے وہی ان اہل نار میں سے ہے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے قول۔ فَلَہٗ ما سَلَف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مال توبہ سے پہلے اور حرمت سے پہلے لے چکا ہے۔ وہ اس کا ہوگیا یعنی اس کا رکھنا اس کے لئے جائز ہے۔ اس کے واپس کرنے کا صراحۃ حکم نہیں ہے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ فَمَن جآءَہُ موعِظَۃٌ مّن رّبّہِ فَ نتھیٰ فلہٗ ما سلفَ واَمرُہُ اِلَی للّہِ۔ الخ

حدیث ای من بلغہ نی اللہ عن اربو فانتھی حال وصولالشرعالیہ فلہ ما سلفمن العاملۃ لقولعفا اللہ عما سلفوکما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وکل ربوافی الجاہلیۃ موضوع تحت قدمی ہاتینواول اضع ربالاعباس ولمیامر ہمبرد الزیادات الماخوذۃ فی الجاہلیۃ بل عفا عما سلف کما قال اللہ فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ الخ

اور تفسیر مواہب الرحمٰن میں آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے یعنی جس شخص کے پاس آگئی نصیحت اس کے رب عزوجل کی طرف سے پس وہ باز رہا۔ یعنی بیاج کھانے سے جو

گزر چکا ہے وہ اس کیلئے ہے۔

فائدہ۔ یعنی وہ بیاج اس سے واپس نہیں لیا جائے گا جو حکم الٰہی کہ پہنچنے سے پہلے وہ جمع کر چکا ہے۔ الخ اور اگر توبہ کے وقت اصلرقم اور سود کے مال سے لوگوں کے زمہ باقی ہے تو توبہ کے بعد اپنی اصل رقم لے لے اور سود کو چھوڑ دے۔ قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے۔ یَٰٓأَيُّهَا لَّذِينَ ءَامَنُوا۟ تَّقُوا۟ للَّهَ وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ لرِّبَوٰٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ فَأْذَنُوا۟ بِحَرْبٍ مِّنَ للَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ٢٧٩ (بقرۃ)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو رہ گیا ہے سود اگر تم کو یقین ہے پھر اگر نہ کرو گے تو خبر دار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اگر توبہ کرو گے تو تم کو پہنچتے ہیں اصل مال نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔ (اہل حدیث دہلی 15 مئی سن 1954ء)

سود کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا ایک خطبہ

سود کی حرمت

دنیا میں بالعموم اور عربوں میں بالخصوص کئی اور روگ تھے۔ جو پورے معاشرے کو تباہ و برباد کئے ہوئے تھے۔ اور دامن انسانیت پر بدنما داغ تھے ان میں سے سود اور شراب بھی ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کے پیش نظر ان تمام برائیوں کا استیحصال تھا جو انسانی معاشرے میں تھیں اور پھر آئندہ اس عظیم اجتماع کو خطاب کرنے کا موقع بھی باقی نہیں رہا تھا اس لئے آپ ﷺ نے اس موقع پر اس کے بارے میں بھی آخری فیصلہ فرما دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ربوا الجاہلیۃ موضوع اول ربوا صغ ربوا عباس بن عبدا لمطلبیعنی سودی لین دین آج سے حرام قرار دیا جاتا ہے۔ اور وہ تمام سود جو کسی کا بھی ہو اور کسی کے زمے ہو اور چاہے اس کی کتنی ہی بری مقدار کیوں نہ ہو آج سے کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ نہ سود لینے کا استحقاق رکھنے والا سود کا مطالبہ کر سکتا ہے اور نہ سود دینے پر مجبور انسان اب سود کی رقم ادا کر سکتا ہے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود کالعدم قرار دیتا ہوں۔

سود کی حرمت معاشرے پر احسان ہے۔

آج کے دور میں جب کہ سودی کاروبار بہت برے پیمانے پر ہو رہے ہیں اور ایک طبقہ کے نزدیک سود تجارت کا جزو بن کر رہ گیا ہے۔ اور بظاہر اس کی وجہ سے ایک طبقے کو بڑے بڑے منافع بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اس طبقے کے ترجمان اسلام کے اس حکم پر حیرت زدہ ہیں کہ اسلام نے اتنے نفع بخش کام کو حرام قرار دے کر اپنے ماننے والوں کو اقتصادی معاشی تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے۔ اور اس کے مرتکب کو بڑی بڑی سزاؤں کی وعیدیں سنا کر ان کی خوش حالی کی موت کو ان کے سروں پر مسلط کر دیا ہے۔ لیکن آپ غور کریں۔ تو آپ بھی اس یقین پر مجبور ہوں گے کہ اسلام نے کود کو حرام قرار دیکر انسانیت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

اسلامی معاشرہ

اسلام دنیا میں ایک ایسے معاشرے کی بنیاد ڈال رہا تھا جس میں رحم و کرم محبت و مودت ایثار و تعاون اور بھائی چارہ ہو اس معاشرے میں تمام انسان مل جل کر زندگی گزاریں ایک دوسرے کی مصیتوں میں کام آئیں ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہو اور دوسروں کی مصیبت کو اپنی مڈیبت تصور کر کے اسے مل جل کر دور کرنے کی کوشش کریں امیر و غریب کے الگ الگ فرائض مقرر کیے خیرا و صدقات اور زکواۃ کے اصول وضع کر کے سرمایہ داروں کو خزانے کا سانپ بننے سے روکا ہے۔ غریب کو گداگری اور سوال کی ذات سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ اسلام شخصی ملیکت کو فطری اور صحیح تسلیم کرتے ہوئے۔ سرمایہ کی تقسم اور غریبوں اور مفلوک الحال لوگوں کے گزارنے کے انتظام کے لئے اسلامی حکومت کے ہاتھ میں وسیع اختیارات سونپنا ہے سرمایہ داروں کے سرمایہ کے بارے میں اس کا صول ہے نوخذ من اغنیاءھم وترء علی فقراءھم یعنی ہر آبادی کے سرمایہ داروں کے

سرمایہ سے ایجنٹ مقررہ حصہ وصول کرکے غریبوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اصول زکواۃ کی وجہ سے دولت کا فن کرنا ناممکن ہوگیا۔ قانون وراثت نے سرمایہ کو ایک ہی خاندان میں سمٹ جانے سے روک دیا ہے۔ احتکار کی سخت ممانعت کی ئی ہے زکواۃ صدقات عشر کفارہ وراثت جیسے قوانین نے اسلامی معاشرے میں ہر چھوٹے بڑے کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط کردیا ہے کہ کوئی ایکدوسرے سے بے نیاز ہوکر صحیح معنیٰ میں مسلمان کہلوانے کا مستحق نہیں رہ جاتا ہے۔

سودخور انسانیت کا دشمن ہے۔

بخلاف اس کے سود انسان میں خودغرضی بے رحمی سنگدلی زرپرستی حرص وازکنجوسی و بخالت کو جنم دیتا ہے ایک سودخوار کیلئے اخلاق واقدار کی اہمیت کا کوئی سوال نہیں رہ جاتا ہے قرض دینے والے ساہوکار کو صرف اپنے سود کی پرواہوتی ہے اس کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ قرض لینے والا تباہ وبرباد ہورہا ہے اس کے بچے فاقوں کی وجہ سے موت وزیست کی کشمکش میں بتلاہیں اگروہ رحم وکرم ایثاروقربانی ہمدردی ومحبت سے کام لے تواس کا سارا کاروبار تباہ اور برباد ہوجائے اس لئے اس نام کی اس کے یہاں کوئی چیز نہیں ہوتی ہے۔ یہ جزبات کو دغرضی کو اتنا بڑھادیتے ہیں کہ انسان جبلت وفطرت کے اعتبار سے ایک انسان کو دوسرے انسان سے جتنی ہمدردی ہونی چاہیے۔ اتنی بھی ان سرمایہ داروں کے دلوں میں نہیں ہوتی ہے اگر ایک شخص کے گھر مُن بے گوروکفن لاش پڑی رہ جائے یا کسی کا اکلوتا بیٹا غریب وبے کس ماں باپ کے سامے اس لئے دم توڑ رہا ہے کہ علاج کیلئے اس کے پاس پیسے نہیں ہیں ایسے اشخاص بھی اگر کسی سودی لین دین کرنے والے سے قرض مانگیں تووہ مہاجن یا توانکار کردے گا یا تمام انسانی ہمدردی کو بالائے طاق رکھ کر اس سے عام نرخ سے زیادہ شرح سود کا مطالبہ کرے گا۔ یہ روزمرہ کے تجربات ہیں قساوت قلبی اوردل کی سیاہی اس درجہ بڑھ جاتی ہے کہ انسانی شرافت اور فطری ہمدردی کی روشنی کی جھلک بھی وہاں تلک نہیں پہنچ پاتی۔

آپ ﷺ نے اس عظیم اجتماع میں اسی لئے سود کی حرمت اوراس کے فوری استیحصال پر زور دیا ہے کہ یہ طریقہ درحقیقت اسام ہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ پوری انسانیت اس کی وجہ سے کراہ رہی ہے۔

معاشی لحاظ سے سود کے نقصانات

یہ تواخلاقی لحاظ سے سود کی مضرتیں تھیں۔ معاشی واقتصادی لحاظ سے بھی سود متعدد نقصانات کا حامل ہے۔ تجارت وصنعت زراعت یا کسی بھی منفعت بخش کاروبار کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ سرمایہ اور محنت میں بہتر قسم کا توازن ہواہیں سے کسی طرف بھی ڈھیل اور کمزوری ہے تووہ کاروبار بار آور نہیں ہوکستا لیکن سودی قرض دینے عالوں کو اس سے کوئی غرضنہیں ہوتی کہ تجارت میں منافع ہورہا ہے یا بقصان سرمایہ دار صرف اس وقت مقررہ کا انتظار کرتا ہے جب اس کے سود کی مقررہ رقم دگنی اور سہ گنی ہوجائے جتنی بھی زیادہ مدت تک رقبیہ اس کام میں رکا رہے گا اس کا منافع بڑھتا رہے گا۔ چاہے اصل کام کرنے والے کو مسلسل نقصان ہی کیوں نہ ہوتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سرمایہدار اپنا بہت سا سرمایہ اس لئے کاروبار مُں نہیں گاتا ہے کہ وہ شرح سود کے بڑھنے کا انتظار کرتا ہے اگر عوامی فلاح وبہبود کے کاموں مُں سرمایہ لگا کراُسے تین چار فیڈسی سود ملنے والا ہواورکسی فلم کمپنی سینماڈانس گھریا شراب کے کاروبار جیسے غیر اخلاقی کاموں میں روپیہ لگا کر اسے دس بارہ فیصدی سود مل سکتا ہے تووہ سرمایہ داران عوامی بہبود کے کام کو چھوڑ کرانہیںغیر اخلاقی کاموں میں اپنا سرمایہ لگائے گا خدارا آپ بتائیں کہ یہ ذہنیت کسی ملک اور قوم کو کس طرف لے جائے گی۔ ؟

بینک کا سود

بینکنگ سسٹم کو جوصرف سودی کاروبار کیلئے ہے۔ اس کی وابستگی عوامی زندگی سے کچھ اس طرح کی ہے کہ اب اس کے ظاہری مفاد کے سامنےاس کی مضرت کا کوئی پہلو ہی نظر نہیں آتا حالانکہ آپ اس طریقہ کار کا غائر مطالعہ کریں گے توآپ کو معلوم ہوگا کہ بینکنگ سسٹم بھی ملک وقوم کی پریشانیوں میں اضافہ کا باعث ہے۔ بینک درحقیقت چند ساہو کاروں کا مشترکہ سودی کاروبار ہے اس طریقے میں ابتداہی سے کودغرضی کا پہلو سب سے زیادہ نمیاں ہے بین کا سارا کاروباران سرمایہ داروں کے سرمائے کی بجائے ان امانت

داروں کے سرمایہ سے چلتا ہے جو اپنا روپیہ بغرض حفاظت بین میں رکھتے ہیں اور اس پر ایک حقیر رقم تین چار فیصدی سود کے نام سے وصول کرتے ہیں بینک کا یہی سرمایہ اس کی روح رواں ہوتا ہے۔ لیکن بینک کی پالیسی سے ان امانت داروں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ روپے کو کس طرح استعمال کیا جائے شرح سود کیا ہو؟ اسکی مینجنگ کنیٹی کیسے مرتب ہو؟ انتہامنا ہم امور کا تصفیہ ان چند سرمایہ داروں کی منشاء پر منحصر ہے۔ جو اس بینک کے شیئرز (حصہ دار) ہیں۔ جن حصہ داروں کے حصے زیادہ ہوتے ہیں۔ سارا عمل دخل انہیں کا ہوتا ہے۔ بقیہ چھوٹے حصہ داروں کا ک بینک سے صرف اس قدر تعلق ہوتا ہے۔ کہ منافع کی تقسیم پر ان کا حصہ رسدی پہنچ جائے۔ یہ چند سرمایہ دار اپنی مرضی کے مطابق بینک کا روپیہ سود پر دیتے ہیں۔ سرمایہ کا ایک حصہ یہ لوگ روزمرہ کیضرورتوں کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں کچھ صراجہ بازار کو قرض دیا جاتا ہے اور کچھ قلیل المیعاد قرضوں میں صرف کیا جاتا ہے ان قرضوں پر بینک کو ایک سے لے کر تین چار فیصدی تک سود ملتا ہے رقم کا بڑا حصہ کاروباری لوگوں کو بڑی بڑی کمپنیوں اور اجتماعی اداروں کو دیا جاتا ہے جو بالعموم مجموعی سرمایہ مُن سے 30 فیصدی سے لے کر 60 فیصد تک ہوتا ہے۔ بینک کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ یہی قرضے ہیں۔ ہر بینک کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ سرمایا کا زیادہ سے زیادہ حصہ اسی قسم کے قرضوں میں لگے اس لئے کہ ان قرضوں پر سب سے زیادہ شرح سود ملتا ہے۔

سرمایہ دار کو فائدہ غریب کو نقصان

اس طریقے سے جو آمدنی بینک کو ہوتی ہے۔ وہ بینک کے شرکاء کے درمیان اسی طرح تقسیم ہوتی ہے۔ جس طرح عام تجارتی کمپنیوں میں ہوتی ہے عام سود کے لالچ میں اپنی رقمیں بین میں جمع کرتے رہتے ہیں اور ایک حقیر منافع پر قانع ہیں اور انہیں کیر قم سے وراپورا نفع چند سرمایہ دار اٹھاتے ہیں یہ لوگ غریب اور کم دولت مند لوگوں کو قرضے نہیں دیتے بلکہ وہ ہمیشہ ان بڑے سرمایہ داروں کو روپے دیتے ہیں جو اچھی شرح سود ادا کر سکیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سرمایہ مٹھی بھر انسانوں کے ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جاتا ہے اور یہ اس خزانے کی بدولت سارے ملک اور قوم کی قسمت کے مالک بن بیٹھتے ہیں سیادی معاملات سے لے کر معاشی واقتصادی اتار چڑھاؤ سب کچھ ان کے رحم و کرم پر ہوتا ہے بعض ملکوں میں تو حکومت کی پوری مشینری انکے اغراض و مقاصد کے مطابق چلتی ہے۔ وہ جب چاہتے ہیں حکومت کی لگام کھینچ کر اس راہ پر موڑ دیتے ہیں جو ان کے مفادی راہ ہے بیکوں کے یہ درفمایہ دار جب چاہتے ہیں اشیاء کو بازار سے غائب کر کے اس کے دام چڑھا دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں بازار میں اس کی بہتات کر کے اسکوارزاں کر کے چھوٹے چھوٹے دوکانداروں کوج تباہ وبرباد کر دیتے ہیں یہ درمایہ ادار اپنے منافع کے پش نظر قحط تک برپا کرا دیتے ہیں غرض کہ یہ پوری قوم کا خون چوستے رہتے ہیں۔ اور قوم خوش ہے کہ بینک اس کی اقتصادی و معاشی زندگی میں اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔

سود کا ہر طریقہ ظالمانہ ہے۔

اسلام کی نگاہ میں یہ سارے طریقے ظالمانہ اور خلاف انسانیت ہیں۔ اسلام نے ان ساری صورتوں کو سود کے زمرے میں شمار کر کے اس کے مرتکب کو سخت سزاوں کی وعید سنائی ہے اہل فقہ نے اس کی مختلف صورتیں لکھی ہیں ان میں سے بعض کاروبار اسلامی طریقے کے مطابق ہیں اور بقیہ سب سود میں شامل ہیں حاجت مندانہ اور صرفی قرضہ ہو یا تجارتی کسی پر سود لینا اسلام کے نشدیک جائز نہیں ہے اور جو لگو یہ کہتے یہکہ یورپ نے موجودہ سودی نظام کا جو ڈھانچہ بنایا ہے۔ وہ حضور پاک ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھا۔ اس لئے یہ صورت حرام نہیں ہے۔ وہ لوگ اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو گمراہی میں بتلا کرتے ہیں۔ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (اخبار الاعتصام لاہور جلد 10 شمارہ نمبر 49)

مذاکرہ علمیہ

بابت ربا اور سود

عرصہ سے میرا خیال تھا کہ مسئلہ ربا اور سود کے متعلق ایک مذاکرہ علمیہ جاری کیا جائے جس میں علمائے کرام جی کھول کر مضامین لکھیں۔ آج اتفاقیہ ایک مضمون ہاتھ میں آیا تو وہی

پرانا خیال یاد آگیا۔ اس لئے آج سلسلہ شروع کیا جاتا ہے سلسلہ سے پہلے واقعات کا پیش کردینا ضروری ہے۔

(الف) ایک واقعہ یہ ہے کہ سرکار کی طرف سے ایک بینک جاری ہے جس کا نام سیونگ بینک ہے یہ ڈاک خانہ میں ہوتا ہے۔ اس کے جاری کرنے سے سرکار کی یہ غرض ہے کہ جو لوگ تجارت پیشہ نہیں ہیں وہ اپنی بچت کا کچھ روپیہ برائے رفع ضرورت اس بنک میںرکھا کریں چونکہ وہ روپیہ سرکار کسی نہ کسی کام مثلاً بہر ریل وغیرہ صیغہ ہائے آمدنی میں لگاتی ہے۔ اس لئے روپے کے مالکوں کو بھی سالانہ کچھ دیتی ہے۔

)ب) دوسرا واقعہ یہ ہے بینک جو مہاجنی اصولل پر چلتے ہیں جن سے تجارت پیشہ لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں اور امانت دار روپیہ ان میں رکھتے ہیں جس کا سود اہل بینک امانت داروں کو دیتے ہیں مگر اس سود سے جو بنک کو دیتا ہے امنتداروں کو کم دیتا ہے باوجود اس کے بینک کو اگر خسارہ ہوجائے تو حسہ داروں کے ستاھ ہی اما نتداروں کو بھی نقصان میں شرکت ہوتی ہے۔

جواب۔ بعض بینکوں میں یہ بھی دستور ہے کہ اما نتداران سے جو سود نہ لے وہ اس سودی رقم کو یدائی مشن کے سپرد کردیتے ہیں جس کو وہ اپنی تبلیغ میں کرچ کرتے ہیں اس تیوری صورت کے متعلق بعض مقامات سے مسجادرقوم کی بابت استفتاء آئے ہیں۔ کہ یہاں مسجد کیر قوم فلاں بین میں نکع ہیں اہل بین سود لینے پر مجبور کرتے ہیں کہتے ہیں اگر تم نہ لوگے تو ہم حسب قانون عیدائی مشن کو دیں گے ایسی صورت میں وہ اس سود کو لوگوں کے عندائی بنانے پر صرف کریں گے ان واقعات کے علاوہ روزمرہ کا واقعی یہ ہے جہ تجارتی اصول سے کہ دوکاندار آپس میں ایک دوسرے سے مال خریدتے ہیں۔ ان کیلیۓ کچھ دنوں کی مدت مقرر ہوتی ہے۔ اس مدت کے اندر اندر روپیہ ادانہ کرسکیں۔ تو مہاجنی سود دیں اگر سود دینا منظور نہ کریں تو دیوالیہ نکل جائے گا جس سے تمام کاروبار بند منڈی میں دیعالیہ مشہور یہ اور اس قسم کے اور بھی واقعات ہیں جن کو زیر غور رکھیں اور حرمت ربا کے متصل ہی کتاب اللہ میں یہ لفظ بھی قابل غور ہیں۔

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ٢٧٩ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ ان واقعات اور حکم خداوندی کو ملحوظ خاطر رکھ کر ارباب علم قلم اٹھائیں پھر جو لکھیں گے ان شاء اللہ مفید ہوگا۔ آج جو مضمون درجج ہوتا اس کے لکھتے وقت راقم مضمون کو ان واقعات کا علم نہ ہوگا مگر آئندہ لکھنے عالوں کو ملحوظ رہنے چاہییں بہر حال مضمون آمدہ درج زیل ہے۔ (ایڈیٹر)

الکلام المحمود فی مذمت سود

ناظرین کرام !السلام علیکم۔ حضرات مسلمانوں میں آجکل جاں سینکڑوں برایناں سرائیت کرگئی ہیں وہاں ایک مرض مہلک سود کا بھی روز بروز ترقی پزیر ہوتا جاتا ہے بہت کم مسلمان ایسے ہیں جو اس فعل حرام سے بچے ہیں مسلمو غور کرو فرمان باری تعالیٰ کھلے لفظوں میں اس کی تردید کرہا ہے۔ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوٰا یعنی حلال کیا اللہہ نے خریدوفروخت کو اور حرام کیا ہے سود کو اہل جاہلیت کی یہ عادت تھی کہ جب قرضدار سے اپنا روپیہ وصول کرنے کا وقت آتا تو تقاضا کیا کرتے تھے پس قرضدار کہتا تھا کہ میری کچھ مہلت بڑھا دو میں کچھ رقم بڑھادوں گا چنانچہ دونوں ایسا کیا کرتے تھے اور یوں کہتے تھے۔ کہ اول خرید و فروخت کے وقت نفع بڑھانا یا مدت مہلت ختم ہونے پر تاخیر کی وجہ سے کچھ رقم میں اضافہ کردینا دونوں برابر ہیں پس حق تعالیٰ نے ان کی تکذیب میں آیت مذکورہ کونازل فرمایا کہ (دونوں برابر کیسے ہوسکتے ہیں حالانکہ) بیع و شچراء کے زریعہ سے تجارت منفع کو اللہ نے حلال کیا ہے اور تاخیر مہلت کی وجہ سے مال میں زیادتی کرے کو جس کا نام سود ہے اللہ نے حرام کیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ پس ساری مخلوق اسکے غلام ہیں۔ وہ سب کا مالک ہے جو چاہے ان میں حکم جاری فرمادے۔ اور غلامی کا جو چاہے کام لے کسی کو اس کے حرام و حلال کئے ہوئے پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں۔ کہ

نینگیختن علت از کار تو

میرے پیارے بھائیو سنو!ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَوٰٓا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨

ترجمہ۔ یعنی اے مسلمانوں اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ سے ڈر کر سود خوری چھوڑ دو۔ ورنہ یاد رکھو! فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ یعنی اگر تم سود خواری نہیں چھوڑتے تو تیار ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کیلیۓ۔

بھو یئو کیا تم میں حق تعالیٰ سے لڑنے کی طاقت اور اُس کے رسول ﷺ سے مقابلہ کرنے کی ہمت ہے اور کیا تمہارے پاس وہ آلات حرب ہیں جن سے تم شہنشاہ حقیقی دو جہاں سے لڑائی کر سکو ہم نے مانا کہ تم سود سے کچھ دنیاوی نفع اٹھا لو گے مگر انجام کیا ہوگا رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ میں نے خون کی ایک نہر دیکھی۔ جس میں ایک شخص غوطے کھا رہا ہے اور مرتا پچھڑتا جب کنارے کی طرف پہنچ کر نکلنا چاہتا ہے۔ تو ایک فرشتہ اس کے منہ پر پتھر مارتا ہے جسی کی تاب نہیں لا سکتا اور پھر اندر چلا جاتا ہے۔ یھی حالج اُس کا ہو رہا ہے میں نے دریافت کیا اسے یہ عذاب کیوں ہو رہا ہے۔ حکم ہوا یہ سود خوار ہے (بخاری) آپ ﷺ فرماتے ہیں سود لینے والا اور دینے عالا لکھنے والا گواہ رہنے والا سب ملعون ہیں اور فرمایا۔ ہم سواء اور سب گناہ میں برابر ہیں (مسلم) اور آپ نے فرمایا !الربوا سبعون جذا الیزہا ان ینیح الرجل امہ سود کے ستر گناہ ہیں جن میسب سے ہلکا گناہ اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے (حاکم واحمد و مشکواۃ) بلکہ ایک اور حدیث میں ہے کہ سود کے کچھ اوپر ستر گناہ ہیں اور شرک بھی سود کے مانند ہے۔ (بزار) شاید یہ لوگ سود کو چھوٹا گناہ سمجھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ نبی امی فداہ ابی و امی ﷺ فرماتے ہیں ایک درہم سود کا لینا چھتیس زنا کاریوں سے بدتر ہے (دار قطنی و طبرانی واحمد) اور ایک زنا کاری ساٹھ سال کی عبادت خالص کو غارت کر دیتی ہے (ابن حبان) پھر اے ہ لوگو جو ہزاروں لاکھوں سودی روپ کھا گئے جن کی ساری تجارتیں سودی کاروبار پر چل رہی ہیں کبھی تم نے بھی اپنی عاقبت پر غور کیا یا صرف پیٹ پالنے اور امیر بننے ہی سے مطلب ہے کیا تم نے نہیں سنا رسول ﷺ فرماتے ہیں میں نے شب معراج میں دیکھا ایک قوم ہے جن کے پیٹ بڑے بڑے مکانوں کی طرح اونچے ہو رہے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے سانپ پھر رہے ہیں۔ اور انہیں ڈس رہے ہیں کوئی نہیں جو ان کی ہائے وائے پر رحم کرے بری طرح تڑپ تڑپ کر جان ہلاک کر رہے ہیں۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا گیا یہ سود خوار لوگ ہیں۔ (مسند احمد) اسی واسطے آپ ﷺ فرمایا کرتے۔ لوگو! سات گناہوں سے بچو جو ہلاک کرنے والے ہیں۔

1۔ ایک اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا 2۔ جادو کرنا 3۔ بلا اجازت شرعی کسی کو مار ڈالنا 4۔ سود کھانا۔ 5۔ یتیم کا مال ناحق کھانا 6 جہاد کے وقت بھاگ کھڑے ہونا۔ 7۔ پاکدامن نفس مسلمان عورتوں پر بہتان باندھ کر بدنام کرنا (بخاری و مسلم)

ہمارے پیشوا فداہ ابی و امی ﷺ فرماتے ہیں۔ چار قسم کے لوگ ہیں جنھیں نہ اللہ جنت میں داخل کرے گا نہ ان کو کوئی نعمت نصیب ہوگی۔ 1۔ سود خور۔ 2۔ شرابی۔ 3۔ یتیم کا مال کھا جانے والا۔ 4۔۔ ماں باپ کا نافرمان (حاکم) سود خوار سمجھتا ہے۔ کہ میرا مال بڑھتا ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ گھٹتا ہے۔ قرآن

اللہ کریم سود کو گھٹاتا ہے۔ اور صدقہ کو بڑھاتا ہے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا سود اگرچہ بظاہر کتنا ہی بڑھے مگر انجام اس کا کمی ہی ہے۔ (ابن ماجہ) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سود خواروں نے زیادتی مال کے واسطے سود کو اختیار کیا بغیر اس طرف توجہ کئے کہ اللہ ناراض و غصہ ہوگا لہذا یہ زیادتی مٹ جائے گی بلکہ ساتھ میں راس المال بھی جائے گا۔ اور لوگوں کا قرضدار بھی ہوگا۔ جس کا انجام کار یہ ہوگا کہ دیوالیہ کی درخواست دے کر مفلسوں اور دیعالیوں کے دفتر میں نام لکھایا جائے (اعاذنا اللہ منہ) جیسا کہ اکثر سود کا لین دین کرنے والے کو دیکھا گیا ہے۔ اور فرض کرو کہ وہ معزور بحالت تمول ہی مرے تو اس کے ورثاء کے ہاتھ میں مال جا کر کم ہوا کہ تھوڑا مانہ بھی نہیں گزرا کہ غائت درجہ فقیر و ذلیل و خوار بن گئے (کمافی بصائر العشائر مطبوعہ دہلی ص 394)

سود خوار کا خیال ہے کہ میں نہایت عقل مند ہوں حالانکہ میدان محشر میں وہ دیوانہ بنا ہوا ہوگا۔ قرآن میں ہے کہ وَاِن لَّذِینَ یَأکُلُونَ لرِّبَوٰالَا یَقُومُونَ اِلَّاکَمَا یَقُومُ لَّذِی یَتَخَبَّطُہُ لشَّیطَانُ مِنَ لَمَسِّ جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن مجنون بن کر قبروں سے اٹھیں گے سود کی کمائی حرام اور نبی ﷺ فرماتے ہیں مال حرام سے پیٹ پالنے والا جہنمی ہے۔
(طبرانی) اسی طرح مال حرام نہ صدقہ قبول ہوتا ہے نہ حج و عمرہ وغیرہ (بخاری و مسلم) بھا یئو آجکل جو ہم طرح طرح کے عذاب و مصائب آلام کے شکار ہو رہے ہیں اور جو ادبار و ست ہمیں گھیرے ہوئے ہیں اس کے اسباب میں سے ایک سبب سود خواری بھی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس جگہ سود خواری و زنا کاری ہوگی وہاں کے لوگوں پر عذاب نازل ہوں گے۔ (حاکم) جس قوم مں وود خواری ہوگی اس پر قحط سالی کا عذاب دائمی ہوگا (احمد) آج کوئی انسان اس پیشگوئی کی صداقت میں شک کر سکتا ہے؟ کونسا عذاب آسمانی ایسا ہے ہم پر نہیں آیا وہ کونسا سال ہے جس کے اندر قحط سالی نے اپنا تسلط ہم سے اٹھایا ہو آفتوں مصیبتوں کی موسلا دھار بارش اطراف عالم میں ہو رہی ہے۔ آج کل لوگوں نے سود خوری کو مال غنیمت سمجھ رکھا ہے بے تکلف علی الاعلان سود لیتے دیتے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے کہ اس کی کیسی ممانعت ہے لیکن یاد رکھو!

جو بدن پالا گیا ہو لقمائے سود سے داخل جنت نہ ہو حضرت کا یہ فرمان ہے۔

من نبت لحمہ من السحت فالنار اولی بہ کئی دفعہ بیہقی میں موجود ہے ہم لوگوں پر طاعون عذاب عام ہوگیا ہے۔ اور کوئی علاج بھی کیسی ہی کوشش سے ایجاد کیوں نہ ہوا ہو مطلق مفید ہوا مگر مسلمانوں کی غفلتاب تک وہی ہے پس چکے برباد ہوچکے مگر اکڑفوں نہیں گئی۔ وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سواب بھی ہے۔

بھا ئیو۔ اللہ کے آگے جھکو اللہ کے رسول کی ماتحتی اختیار کروتاکہ اللہ اپنی رحمت کے دروازے تم پر کھولدے۔ اپنے عذابوں سے ہمیں نجات دے ورنہ اندیشہ ہ ے کہ کہیں حالت بد سے بدتر نہ ہوجائے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں قسم اللہ کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری امت کے کچھ لوگ آرام واطمینان ہنسی خوشی بے خوف وخطرات کو سیئں گے اور صبح کو اللہ دفعتاً ان کی صورتیں مسخ کردے گا کیونکہ وہ حرام کو حلال کئے ہوئے ہوں گے گانا بجانا شرابیں پینا سود کھانا ریشم پہننا ان کا شیوہ ہوگیا ہوگا ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ میری امت میں وہ لوگ جو شراب پیتے ہیں اور ریشم پہنتے ہیں اور گانا سنتے ہیں اور سود کھاتے ہیں اور قطع رحمی کرتے ہیں ان کو پروردیگار عالم دنیا میں ہی طرح طرح کے عذاب کرے گا کہیں انکی صورتیں مسخ کردی جایئں گی۔ بندر اور سور بنادیئے جایئں گے۔ کہیں زمین میں دھنسادیئے جایئں گے کہیں آسمان سے پتھر برسائے جایئں گے۔ کہیں آندھی اور طوفان سے برباد کیے جایئں گے۔ (بیہقی)

اللہ اکبر۔ باوجود اس قدر وعید شدید کے بھی جو مسلمان اس حرام کام سے نہیں بچتے یا تو انہیں اللہ جل شانہ کی ذات پر ایمان ہی نہیں یا خوف خدا ان کے دلوں سے اٹھ گیا ہے یا وہ خدا کی باتوں پر یقین نہیں رکھتے اس لئے کہ اگر یقین کامل ہوتا تو یقین سے عمل جدا نہیں ہوتا ہے دیکھیے پائخانہ پیشاب کی نجاست کا انسان کو یقین ہے آپ نے کبھی کسی صحیح المزاج آدمی کو اس کو کھاتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا۔ اسی طرح جس کو سود وشراب وغیرہ کی نجاست پر حسب فرمان نبوی ﷺ یقین ہے۔ بھلا کیسے ممکن ہے کہ وہ اس نجاست کو چھو بھی لے۔ ہمارا یہ زمانہ وہ زمانہ ہے جس کی بابت پیغمبر آخر الزمان ﷺ نے فرمایا تھا۔ یاتی علی الناس ذمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القران الا رسمہ (بیہقی) یعنی میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں صرف اسلام کا نام ہی نام رہ جائے گا۔ اور قرآن شریف کے صرف حرووف لکھے رہ جایئں گے۔ نام تو مسلمان ہوگا مگر کام اسلام کے خلاف ہوں گے قرآن کریم کی تلاوت تو کریں گے مگر عمل سے کوسوں دور رہوں گے اور یہ بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا جن میں سود خوری پھیل جائے گی اگر سود نہ کھائے گا تو غبار تو ضرور پہنچے گا (ابوداؤد) آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے شراب خوری زنا کاری سود خوری کا ظاہر ہونا بھی ہے (طبرانی) ایسے زمانہ میں اپنے کاروبار یا تجارت بیوپار میں شریعت کی پابندی کرنا اجر عظیم حاصل کرنا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ التاجر الصدوق الامین معی النبیین والصدیقین والشھداء (ترمذی) یعنی تاجر سچا ایمانت دار قیامت کو نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ مسلمانوں رسول اللہ ﷺ نے دنیا میں مبعوث ہوکر جہاں اور اصلاحیں کی تھی وہاں ایک اصلاح سود کی ممانعت ہے۔ آپ کی بعثت سے پہلے عام طور پر سود لیا جاتا تھا جب آپ مدینہ تشریف لےگئے سب سے پلے آپ نے سونے کو سونے کے بدلے چاندی کو چاندی کے بدلے جب لیا جائے تو ادھار اور کمی بیشی کو سود قرار دے کر حرام فرمایا اس کے بعد عرب میں جو دونے چوگنے سود لینے کا رواج تھا اس کی حرمت کے بارے میں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَٰفًا مُّضَٰعَفَةً الخ مسلمانو! دوگنا چوگنا سود نہ لیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ اور سن 8 ہجری میں مطلق سود کے بارے میں سوۃ بقر کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰا۟ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ الخ یعنی جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان نے چھوکر خبطی بنادیا ہو۔ پھر یہ آیت تھوڑے ہی وقفہ کے بعد نازل ہوئی۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓا۟ الخ اور مطلق سود حرام ہوا۔ آپ ﷺ نے آیت کے نازل ہوتے ہی لوگوں کو جمع کیا اور مسجد میں خطبہ سنایا اور تمام سود ہی کاروبار لین دین حرام کردیا۔ چنانچہ سن 9 ہجری میں اہل نجران سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ سود نہ لیں اور سن 10 ہجری میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر جبکہ اسلام کی تکمیل ہوتی ہے۔ شاہ اسلام نے لاکھوں آدمیوں کے مجمع میں رخصتانہ نصیحتیں کرتے ہوئے صاف فرمادیا کہ سودی کاروبار باطل ہے گزشتہ سود نہ لیا جائے نہ دیا جائے عین اسی وقت یہ آیت نازہوتی ہے۔ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٣

یعنی میں نے آج اپنا دین کامل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کیں اور تہارے لئے دین اسلام کو میں نے پسند کرلیا سلسلہ احکام الاسلام کی آخری کڑی حرمت سود کی آیت ہے (بخاری شریف)

مسلمانو! فرمان خداوندی کو مد نظر رکھو رسول اللہ ﷺ کا ادب کرو لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اپنی آوازیں نہ اٹھاؤ جس کام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کر دیا اس کا خلاف کر کے تم کبھی سر سبز نہیں رہ سکتے۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٦٣

اللہ کے رسول کا خلاف کرنے والے کسی زبردست فتنہ یا عذاب دردناک کیلیئے امادہ رہیں۔

دوستو! اللہ کی ناراضگی رسول کی مخالفت اور عذاب آخرت کا خوف دل میں رکھ کر سچے دل سے توبہ کرو سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له گناہ سے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کے برابر ہے۔ والسلام وما علینا الا البلاغ (حررہ ابو العالیۃ الدعو محمد ہاشم محمدی ٹانڈوی عینی) (اخبار اہل حدیث امرتسر جلد 21 شمارہ 5)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 14 ص 152-166

محدث فتویٰ